لمحہ فکریہ

ننھی کلیاں، گلشن کے پھول، دل کی ٹھنڈک، آنکھ کا تارا،
گھر کی رونق، مستقبل کے معمار
لیکن۔۔۔میں یہ کیسا بچہ ہوں۔میں بھی تو اک بچہ ہوں
میں سب کے جوتے سیتا ہوں۔پر میرے پیر تو ننگے ہیں
مجھے گیند بنانی آتی ہے۔پر کھیلا میں نے کبھی نہیں
میں روز پھلوں کے چھلکوں کو کوڑے سے چن کر لاتا ہوں
کبھی پھلوں کو میں نے چکھا نہیں

میں اینٹیں روز اٹھاتا ہوں۔پر میرے گھر کی چھت ہی نہیں
میں کاریں صاف تو کرتا ہوں۔پر بیٹھا اس میں کبھی نہیں
میں کھیتوں میں تو جاتا ہوں۔پر میرے گھر میں فاقہ ہے
چھوٹے صاحب کے بستے کو اسکول تو میں لے جاتا ہوں
پر گیٹ کے اندر جانے کی ہمت میں نہیں کر پاتا ہوں
میں اکثر سوچتا رہتا ہوں۔میں کیوں ایسا بچہ ہوں
کام کے بوجھ میں دبا ہوا۔کیا میرا جرم غریبی ہے

میں اکثر سوچتی رہتی ہوں۔میں کیوں ایسی بچی ہوں
خوشیوں پر میرا حق ہی نہیں۔میں کچھ بھی سمجھ نہیں پاتی ہوں
میں بھی آخر بچی ہوں

چھوٹی بی بی کے کمرے میں۔میں جھاڑو روز لگاتی ہوں
گڑیوں کو ان کی سجاتی ہوں۔گڑیوں سے لیکن کھیلا نہیں
سب کا غذ اور کتابوں کو۔میں میز پہ ان کی رکھتی ہوں
پر پڑھ ان کو نہیں سکتی ہوں
میں ننھے منے ہاتھوں سے سب گھر کے برتن دھوتی ہوں
پر اکثر بھوکی سوتی ہوں
چھوٹی بی بی کے کپڑوں کو میں دھو دھو کر تو رکھتی ہوں۔
پر میرے کپڑے میلے ہیں

اب میرا ایک سوال سنیں۔کچھ میرے حق کی بات کریں
ہم آپ کا کل ہیں آپ کا کل۔ہم مستقبل ہیں مستقبل
خوشیوں کا کوئی پیغام تو دیں۔ہم بھی تو آخر بچے ہیں
میری ماں تو بنا دوا کے مر بھی گئی۔کیا آپ کو کوئی خبر ہوئی
ہم آپ کے زیر سایہ یہ امید کا دیا جلاتے ہیں
اس راہ پہ چلنا چاہتے ہیں۔جہاں علم کی شمعیں روشن ہوں
نہ غربت ہو نہ دہشت ہو
جہاں ظلم کا کوئی نام نہ ہو۔جہاں دکھ کا کوئی کام نہ ہو
جہاں روٹی سب کو ملتی ہو۔حق سب کو جہاں پر ملتا ہو

ہم بھی تو آپ کے بچے ہیں
مستقبل کی روشن منزل کی جانب بڑھنا چاہتے ہیں
محنت سے پڑھیں۔عزت سے جئیں
گر آپ ہمارے ساتھ رہیں